کیا بدمذہب سید ہیں؟

تصنیفِ لطیف

مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن
حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

کیا بدمذہب سید ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد لله الملك الحق المبين والصلوٰة والسلام علىٰ حبيبه رحمة العلمين وعلى آله الطيبن واصحابه الطاهرين۔

امابعد! بدمذہب سیّد کہوانے والوں سے مصافحہ تو درکنار دیکھنا گوارہ نہیں۔ بعض احباب نے کہا سید کیسا ہو، آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہونے کی وجہ سے واجب التعظیم ہے میں نے کہا آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہو تو ہمارے سر کا تاج ہے ہم آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت وعقیدت اور ان کی تعظیم وتکریم ایمان کی جان سمجھتے ہیں لیکن بدعقیدتی اور غلط مذہبی خود بتاتی ہے کہ یہ صاحب سیّد ہی نہیں اگرچہ ہزار بار خود کو سیّد کہلوائے کیونکہ ﴿بدمذہب سیّد نہیں﴾ ہو سکتا۔ تجربہ شاہد ہے جس سیّد کا عقیدہ بگڑا تو ہمیں یقین ہو گیا کہ اس کی نسب میں کالا کالا ہے یا نطفہ کی خرابی کا نتیجہ ہے چنانچہ آگے چل کر دلائل سے ثابت کروں گا ﴿انشاء اللہ﴾ اسی لئے اس رسالہ کا نام بھی یہی رکھا۔ وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی حبیبہ النبی الکریم۔

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

مقدمہ

ہر سیّد کی تعظیم و تکریم اہلسنت اپنے ایمان و اسلام کی رونق و تازگی تصور کرتے ہیں خواہ وہ خود کو کتنا ہی گرا دے یہاں تک کہ لوگ اسے کیسا ہی سمجھیں یا وہ بناوٹی سیّد بن کر آئے ہم نسبت سیادت کو سلام کریں گے نہ لوگوں کو غلط فہمی کا تصور اور نہ اس کی اپنی بناوٹ کا خیال۔ حضرت خواجہ خواجگان شہنشاہ ولایت علامہ مولانا غلام فرید صاحب چاچڑانی قدس سرہ کے ہاں ایک شخص سیّد کے روپ میں بار ہا نذرانے وصول کرتا رہا۔ کسی نے کہا کہ حضرت یہ تو چاچڑاں کے فلاں محلّہ کا کٹانہ ہے۔ آپ نے فرمایا میں کٹانہ کو نذرانہ نہیں دیتا۔ میں نام کی نسبت کے صدقے حقیر سی خدمت کرتا ہوں۔ خدا کرے قبول ہو جائے لیکن اس رسالہ میں صرف اور صرف اس سیّد کی بحث ہے جو صحیح النسب سیّد ہو اور اس کی علامت یہی ہے کہ وہ کبھی جادۂ راہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نہ ہٹ سکے گا بلکہ خدا تعالیٰ اسے جادہ راہ حق سے بھٹکنے دے گا ہی نہیں۔ بدمذہبی کی لعنت کا طوق اس کے گلے میں پڑے گا جس کا نسب صحیح نہ ہو گا کیونکہ صدیاں گزریں سادات کرام کی عزت واحترام کو دیکھ کر بہت سے لوگ ہوائے نفس کے پھندے میں پھنس کر اپنا نسب چھوڑ کر سیّد بن گئے جب کہ آج آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ قریشی ہاشمی علوی ایسے ہی کسی بھی اعلیٰ شخصیت کی اولاد ہونے پر شاہ جی کا لقب ملا تو چند سالوں بعد وہ سیّد صاحب ہیں بلکہ ہم نے بہت سے بدقسمتوں کو دیکھا ہے کہ اپنے علاقہ سے دور کہیں سکونت پذیر ہوئے تو اپنی عزت بڑھانے پر سیّد السادات اور مخدوم المخادیم ہیں کچھ دنیا و دولت وافر مل گئی تو عوام کے جھکاؤ سے اور اترائے۔ اگر کوئی صاحب مبالغہ نہ سمجھیں تو بہت سے سادات کی گدیوں پر چند گندے ٹکے

پھینک کر ان کے شجرہ نسب میں کسی بزرگ سے نسب ملا کر سیّد ہونے کا سرٹیفکیٹ بنوالائے اب ایسے سیّد صاحب کہ اگر انھیں کوئی سیّد نہ مانے تو مار کھائے اس قسم کے درجنوں بلکہ سینکڑوں حربے استعمال کر کے سیّد بن جاتے ہیں اگر اس قسم کے لوگوں سے کوئی بدمذہب وہابی، دیوبندی، شیعہ مرزائی وغیرہ یعنی مرتد ہوجائے تو کوئی بڑی بات نہیں ہاں وہ اصل نسب سید جسے خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیر بتول رضی اللہ عنہ نصیب ہے۔اس کے متعلق بدمذہبی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔اسی لیے جو بدمذہب ہے اور سید ہونے کے بھی دعویٰ کرے۔ہم اسے سید نہیں مانیں گے،نہ ہی اس کی تعظیم وتکریم کریں گے بلکہ اس کی تعظیم تکریم سے خدا اور رسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ناراض ہوں گے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:.......

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے جارہا ہوں جب تک تم انہیں تھامے (اور ان کے حکم پر چلتے) رہے میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوں گے ایک اللہ کی کتاب اسی میں ہدایت اور نور ہے دوسری میری عترت-وفی روایة مطان عترتی سنتی لما ان العترة تلزم السنة۔

فائدہ:......

اگر بدمذہب کو ہم آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیم کر لیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کی بدمذہبی کو حق تسلیم کر رہے ہیں کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آل وعترت کی اتباع کو ضروری قرار دیا ہے اور حق یہ ہے کہ ہم اپنی غلط خیالی کو آگ میں ڈال سکتے ہیں، لیکن فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی غلط تصور نہیں کرتے بلکہ غلط تصور کرنے والے کو جہنم کا ایندھن تصور کریں گے۔ثابت ہوا کہ بدمذہب سید ہیں ہی نہیں۔

سُنّی سچا سُنّی:......

مذکورہ بالا ارشاد گرامی کے مطابق سچا سُنّی وہی ہے جو سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مطابق عقیدہ رکھتا ہے۔

یا اهل بیت رسول الله حبکم
کفاکم من عظیم القدر انکم
فرض من الله فی القرآن انزلهٗ
من ثم یصل علیکم لا صلوٰة لهٗ
آلُ نبی ذریعتی وهم الیه وسیلتی
ارجوبهم اعطی غداً بالیمین صحیفی

کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہل بیت تمہاری محبت اللہ کی طرف سے کی گئی ہے اسے اللہ نے قرآن میں اتارا اور تمہیں عظمت مرتبہ کو اتنا کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز کامل نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل اطہار میرے لیے ذریعہ نجات ہے، اور آل اطہار حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک رسائی کا میرے لیے وسیلہ ہے مجھے امید ہے کہ آل پاک کے صدقے میں قیامت کے دن مجھے میرا عمل نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ روز قیامت جب اہل بیت کا سوال ہوگا (جس طرح کہ جب صحابہ کا) خارجیوں اور ناصبیوں کا جو (اہل بیت سے قطع نظر) صحابہ سے محبت کا دعویٰ ہے۔ وہ ایسے ہی جھوٹا ہے جیسے شیعوں کا (صحابہ سے قطع نظر) اہل بیت سے محبت کا دعویٰ ہے۔ صحابہ واہل بیت (رضی اللہ عنہم) دونوں کی محبت جانِ ایمان ہے۔

دورِ حاضرہ کے جملہ اہلسنت کے امام ومجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

امام اہلسنت کی سادات اور اہل بیت سے عقیدت کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

﴿اولاد بتول اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز﴾

مقام امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو حضرت سلطان العارفین، سلطان الفقر، سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ روح پنجم، جو سیر ذات ہو کے مدارج اعلیٰ پر فائز ہیں کی نظر میں دیکھتے ہیں۔

آپ اپنی کتاب نور الہدیٰ ص ۲۲۱ پر فرماتے ہیں شیخ اور طالب ہر ایک کے لیے فرض عین ہے کہ سادات کی خدمت میں سرنگوں رہیں جو شخص سادات کو راضی نہیں کرتا اس کا باطن ہرگز صاف نہیں ہوتا اور معرفت الٰہی کو نہیں پہنچتا کیونکہ جو سادات کا خادم ہو وہ آخر مخدوم ہو جاتا ہے اور جو آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولادِ علی رضی اللہ عنہا کا منکر ہے وہ معرفت سے محروم ہے

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنے بارے میں خود فرماتے ہیں:

شد اجازت باھورا از مصطفی
خلق را تلقین بکن بہ خدا
دست بیعت کرد مارا مصطفی
ولد خود خواندہ است مارا مجتبیٰ

خاک پائیم از حسین و از حسن

معرفت گشتہ است برمن انجمن

باہو رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت ملی کہ خلقت کو خدا کی رضا کے لیے تلقین کر۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ہمیں بیعت فرمایا اور محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اپنا بیٹا کہہ کر پکارا ہے میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی خاکِ پا ہوں معرفت میرے لیے محفل بن گئی ہے۔

"عقلِ بیدار" میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خاک پائیم از حسین واز حسن...... ہر یکے اصحاب بلما انجمن

میں حسین وحسن رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی خاک ہوں اور انھیں میں سے ہر ایک بزرگ کے ساتھ میری محفل رہتی ہے۔

اعجوبہ باہو رضی اللہ عنہ:......

حضور سلطان العارفین سیدنا سلطان باہو رضی اللہ عنہ ہر سال ماہ محرم الحرام میں پہلا عشرہ انتہائی عقیدت واحترام سے ذکر امام حسین رضی اللہ عنہ کا اہتمام فرماتے تھے اور نواسئہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر گوشہ بتول رضی اللہ عنہ کا عرس پاک منایا کرتے تھے جو آج تک جاری وساری ہے اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ماہ محرم میں حضرت سلطان باہوؒ کا عرس مبارک ہوتا ہے جب کہ حقیقت اس کے منافی ہے درحقیقت محرم الحرام میں دس روز تک جاری رہنے والا سالانہ عرس مبارک حضرت باہو کا نہیں بلکہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا ہے جو خود حضرت سلطان باہوؒ کا جاری کردہ ہے۔

﴿باب اوّل﴾

قرآن مجید

۱۔ ان الله لا یغفر ان یشرك به ویغفر مادون ذلك لمن یشاء(پ ۵)
اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا کہ اس کا شریک ٹھہرایا جائے اس کے ماسوا جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادے۔

فائدہ:......اس آیت میں قطعی طور پر (مشرک، کافر، مرتد، بدمذہب، شعبہ، مرزائی، وہابی، دیوبندی) تمام سے بخشش کی نفی ہے اگر سیّد (برائے نام) مرتد ہوگیا تو اس کی بخشش کہاں۔ اگر احادیث شفاعت اہل بیت میں اس عام رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ پر امکان کذب لازم آتا ہے اور وہ بلا تفاق محال ہے اس پر ہمارا اور مخالفین کا اختلاف ہے اگر سیّد (برائے نام) مرتد کی نجات مان لی جائے تو پھر مسئلہ امکان کذب بھی ماننا پڑے گا۔

۲۔ الحقنا بهم ذریتهم وما التناهم من عملهم من شئی (پ۲۷)

فائدہ:......اس آیت میں خانوادہ نبوت کے علاوہ تمام محبوبان خدا (انبیاء اولیاء) کی اولاد کو ان کے ساتھ ملانے کا وعدہ ہے لیکن اس میں بھی ایمان کی شرط پہلے ہے چنانچہ آیت مذکورہ کی ابتدا ئیں ہے

والذین آمنو واتبعتهم ذریتهم بایمان.

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی اسی وجہ سے پسر نوح علیہ السلام قطعی طور جہنمی ہے کہ اگرچہ اہل بیت نبوت میں سے تھا لیکن۔

پسر نوح چوں به بداں په نشست
خاندان نبوتش گم شد

جب وہ برے (کافروں) کے ساتھ بیٹھا (ملا) تو اس کا بیٹے ہونے کی حیثیت گم، ختم شد۔

۳۔ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهر کم تطهیرا (پ۲۲)

اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے برائی اور فحش چیزوں کو دور رکھے اور تمہیں رجس (گناہ وکفر وغیرہ) کی میل کچیل سے پاک رکھے۔

فائدہ:...... اس آیت میں اہلسنت کے نزدیک ازواج مطہرات کے علاوہ آل فاطمہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) مراد اور یہی موخر الذکر اس تصنیف کا موضع ہے آیت میں تطہیر بھی مطلق ہے اور اہل بیت بھی مطلق اور قرآن کا قاعدہ ہے **المطلق اذا اطلق مراد به الفرد الکامل۔** بوقت علے الاطلاق مطلق کا فرد کامل ہوتا ہے تطہیر کا فرد کامل نجات کا متقاضی ہے اور، رجس کا فرد، کامل کفر (ارتداد) وغیرہ ہے اگر اس کے برخلاف تسلیم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے لئے خلف الوعد لازم آتا ہے اور وہ اس کے لئے محال ہے اس پر معتزلہ اور تو خلفا لوعد کے علاوہ اجتماع النقیفین لازم آتا ہے

ا۔ تطہیر ۲۔ رجس کفر یعنی ارتداد اور بدمذہب **وھو محال** (وہ محال ہے) کوئی سیّد (برائے نام) مرتد (بدمذہب) کو خاندان نبوت میں شامل کر رہا ہے تو وہ پہلے خلف الوعد اور اجتماع النقیضین کو قول حق اور سچ ثابت کرے پھر......

فائدہ:...... امام المکاشفین عارف باللہ سیّدنا ابن العربی قدس سرہ نے فرمایا کہ آیت میں تا قیامت سادات کرام حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد (اہل بیت سے ہے) مراد ہے (الشرف المؤبد از فتوحات مکہ شریف)

٤۔ انه لیس من اهلك (پ ١٢ هود (٤٦)

اے نوح علیہ السلام وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں۔

اس کی علت بتائی۔ **انه عمل غیر صالح۔** بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں حضرت مفتی احمد یار خانؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں عمل غیر صالح سے مراد بدعقیدگی بھی ہے کہ یہ دل کا عمل ہے اور کفار کی صحبت بھی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص شیعہ، وہابی یا مرزائی ہو جائے وہ سیدؒ نہیں۔ اگرچہ حضرت علی کی اولاد سے ہو کیونکہ سیّد ہونے کے لئے

ایمان ضروری ہے دیکھو کافر بیٹا مومن باپ کی میراث نہیں پاتا۔ قرابت نسبی اگرچہ دینی قرابت سے قوی ہے لیکن بغیر قرابت دینی کے نسبی قرابت بے کار ہے۔

اما الجدار فکان لغلمین یتیمین فی المدینة وکان تحته کنز لهما وکان ابوهما صالحا.

رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

فائدہ:......

٦۔قل لا اسئلکم علیه اجر الا المؤدة فی القربیٰ (پ ٢٥ شوری)

فرمادیجئے اے لوگو! میں تم سے اس (ہدایت و تبلیغ) کے بدلے کچھ اجرت وغیرہ نہیں مانگتا سوائے قرابت کی محبت کے۔

حدیث:......

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لا اسئلکم علیه اجرا الا المؤدة فی القربیٰ ان تحفظونی فی اهل بیتی وتودوهم لی۔ (درمنثور)

لوگو! میں تم سے اس (ہدایت و تبلیغ) کے بدلے کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ سوائے قرابت کی محبت کے اور یہ کہ تم میری حفاظت کرو میرے اہل بیت کے معاملے میں اور میری وجہ سے ان سے محبت کرو۔

فائدہ:......

ہم نے تجربہ کیا ہے کہ جس کا ایمان تابناک ہے وہ اہل بیت و سادات سے محبت کرتا ہے جس کا دل تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے وہ ان سے بغض و نفرت کرتا ہے۔

﴿باب نمبر۲﴾

احادیث مبارکہ

(۱)......سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ انا قسیم النار (نسیم الریاض ص۱۶۳ جلد۳) میں دوزخ بانٹوں گا۔ یعنی دین سے منحرفین اور املائے اسلام کو دوزخ میں بھیجنے کا آرڈر دوں گا۔ ظاہر ہے کہ آپ اپنی اولاد کو خود کیسے دوزخ میں پھینکیں گے وہی دوزخ میں جائیں گے جنکا آپ کی اولاد ہونے سے سلسلہ منقطع ہو گیا ہوگا اور انقطاع کا موجب وہی ہے ارتداد (بدمذہبی اور غلط عقیدگی)

قاعدہ:...... فن حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس روایت کا راوی ثقہ ہو اور وہ مروی عن الصحابی ہو لیکن اس میں عقل کو دخل نہ ہو تو وہ حکما مرفوع حدیث ہوتی ہے (نسیم الریاض ص۱۶۳ جلد۳) کیونکہ جب وہ روایت عقل سے وراء ہے تو لامحالہ صحابی کے اجتہاد کو دخل نہیں اسی لیے یہ قول درحقیقت قول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھا جائے گا۔ اس روایت کو ابن اثیر نے لیا ہے اور وہ ثقہ ہیں اور اس روایت میں عقل کو بھی دخل نہیں فلہذا ثابت ہوا کہ بدمذہب سید نہیں ہو سکتا۔

فائدہ:...... حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فقد وردمرفوعاً انما سمیت فاطمة لان الله قد فطمها وذریتها عن النار یوم القیامة اخرجه الحافظ الدمشقی ، وروی النسائی مرفوعاً انما سمیت فاطمة لان الله فطمها ومحبتها عن النار۔

ترجمہ:...... مرفوعا وارد ہے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے) کہ فاطمہ، اس لیے نام رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی اولاد کو قیامت کے دن آگے

سے محفوظ کر دیا ہے یہ روایت حافظ الحدیث ابن عساکر دمشقی نے بیان کی ہے امام نسائی حدیث مرفوع روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ، اس لیے نام رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اوران کے محبین کو آگ سے محفوظ کر دیا ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱۱۰)

بہانہ جو ار عذر ہا بسیار:......

ہمارے دور میں وہابیوں، دیوبندیوں نے نجدی بیماری پھیلادی ہے کہ فضائل وکمالات کی روایات ضعیف موضوع ہیں اور اہل بیت کے فضائل کی روایات کے راوی شیعہ ہیں (معاذ اللہ) وغیرہ وغیرہ۔ فقیر عرض کرتا ہے کہ روایات مذکورہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے الامن والعلیٰ میں بیان فرمائی ہیں اورائمہ اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد حضرت شاذان فضلی نے جزء رد الشمس میں روایت کیا ہے (فقیر نے تحقیق رد الشمس تصنیف میں تفصیل سے عرض کر دی ہے)۔

کیا اس کے باوجود بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ شیعی روایت ہے؟

کیا حضرت شاذان فضلی، قاضی عیاض، ابن اثیر اور علامہ شہاب الدین خفاجی سب ہی شیعہ ہیں؟

اب بتایا جائے کہ اس روایت کے بیان کرنے پر اس الزام میں حافظ ابن عساکر دمشقی، امام نسائی اور ملا علی قاری کو بھی شیعہ کہا جائے گا؟ ان حضرات کو شیعہ قرار دینے والا کیا اپنا نام خوارج کی فہرست میں داخل نہیں کرائے گا؟

لطیفہ:..... مذکورہ بالا عنوان فقیر نے ازراہ تفنن نہیں بلکہ ایک حقیقت ظاہر کر دی ہے تجربہ کر لیں۔ دور کی بات نہیں اہل سنت نے حدیث یا جابر اول ما خلق اللہ نور نبیک من نورہ. اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

نورانیت کے اثبات میں پیش کی تو سب سے پہلا جواب یہی کہ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے اور چونکہ وہ شیعہ ہیں اس لیے نا قابل قبول ہے حالانکہ یہ بھی ایک غذر ہے ورنہ امام عبدالرزاق اتنا ثقہ ہیں کہ امام بخاری و امام مسلم جیسے ائمہ احادیث کو ان کی ثقاہت پر مکمل اعتماد ہے پھر شیعہ کا لفظ اس دور میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے طرفدار کو کہا جاتا ہے اور اس دور میں شیعہ کا لفظ سنی پر ہی اطلاق ہوتا ہے دور کی تبدیلی سے اب کی اصطلاح اور ہے لیکن مخالفین نے دھوکہ دے ہی دیا ہے۔

حدیث نمبر۲......

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا..

ان فاطمه احصنت فخرمها الله وذريتها على النار

بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی نسل پر آگ کو حرام کردیا۔ (رواہ ابو یعلی فی المسند والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک)

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحیح النسب سید دوزخ میں نہ جائیگا اور جو سید قوم کا مدعی بدمذہب (شیعہ۔ مرزائی۔ وہابی) ہو گیا تو اگر وہ بلاتوجہ مرا تو سیدھا جہنم میں جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ولا الذين يموتون وهم كفار اوليك اعتدنا لهم عذابا اليما پ ٤ النساء۔

ترجمہ:......اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

انتباہ:......حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آل فاطمہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو بہشت کی نوید سنائی اور مرتد (بدمذہب) کا اللہ تعالیٰ نے بہشت میں داخلہ قطعی طور بند کردیا ہے اس سے نتیجہ نکلا کہ بدمذہب سید نہیں ورنہ ارشاد گرامی غلط ہو جائے گا اور ہمارا عقیدہ ہے کہ کائنات الٹ سکتی ہے لیکن قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی طریقہ سے نہیں بدل سکتا۔

حدیث نمبر ۳:.......

حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

سالت ربی ان لا یدخل احدا من اھل بیتی النار فا عطا نیھا (ابو قاسم بن بشران فی الامالی)

فائدہ:....... اہل سنت کے اصول پر نبی علیہ السلام کی دعا ضرور مستجاب ہوتی ہے (عینی شرح بخاری) جب یہ عقیدہ پختہ ہے کہ حضور سرورعالم کی دعا آل فاطمہ رضی اللہ عنہم کے لئے ضرور مستجاب ہوئی، ادھر قرآنی فیصلہ ہے کہ مرتد یقیناً جہنمی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ومن یرتد دمنکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعما لھم فی الدنیا والاخرۃ ج واولیك اصحب النار ھم فیھا خلدون۔

ترجمہ:....... اورتم میں جوکوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہوکر مرے توان لوگوں کا کیا اکارت گیادنیامیں اورآخرت میں اوروہ دوزخ والے ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

انتباہ:....... بدمذہب کوسید ماننے سے خدا تعالیٰ کے ارشاد گرامی کا انکار کرنا لازم آئے گا ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی استجابت کو غلط کہنا پڑے گا لیکن کوئی مسلمان ان دونوں باتوں کے کیخلاف گوارہ نہ کرے گا۔

سوال:.......احادیث مذکورہ تمام آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوشامل نہیں بلکہ صرف سین کریمین رضی اللہ عنہما مراد ہیں جیسا کہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہے۔

جواب:....... حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے تواضعاً فرمایا تھا جیسا کہ تفصیل آگے آئے گی۔ انشاء اللہ

فائدہ:.......امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کافر مرتد اس نسل طیب وطاہر سے تھا ہی نہیں۔ اگرچہ سید بنا یالوگوں میں براہ غلط کہلاتا ہو اور فرمایا کہ سادات تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں مزید ان کا بیان ان کے فتوئی میں آئے گا جو چند اوراق کے بعد عرض کروں گا۔ انشاء اللہ۔

﴿باب نمبر ۳﴾

اقوال علماء کرام رحمہم اللہ

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ:.......

آپ نے سادات کرام کے فضائل ومناقب پر مدلل ضخیم تصنیف، ''الشرف المؤبد، لکھی ہے آپ کا سادات کرام کے بارے میں ادب کا یہ حال ہے کہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ کے فتاویٰ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جس شخص کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خانوادے سے قائم ہو اس کا بڑا جرم اور دیانت اور پرہیز گاری سے عاری ہونا اسے نسب عالی سے خارج نہیں کردیگا۔ (الشرف المؤبد عربی ص ۴۶)

سید کی سزا نام غلاظت دھونا ہے:

ان کے ادب سادات کا یہ عالم ہے کہ اوپر کی عبارت لکھ کر فرماتے ہیں کہ بعض محققین نے فرمایا، خدانخواستہ اگر کسی سید سے زنا، شراب نوشی یا چوری سرزد ہوجائے اور ہم اس پر حد جاری کردیں تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی امیر یا بادشاہ کے پاؤں کو غلاظت لگ جائے اور اس کا کوئی خادم اسے دھوڈالے۔ (ایضاً)

اظہار حق:......ایسے با ادب علامہ دوران رحمۃ اللہ علیہ نے بھی وہی فرمایا جو ہمارا مؤقف ہے اسی کتاب کے صفحہ ۴۶ میں لکھتے ہیں:

نعم الکفران فرض وقوعه لاحد من اهل البيت والعياذ بالله هوالذى يقطع النسبة بين من وقع منه وبين مشرفه صلى الله عليه وآله وسلم.

ترجمہ:...... معاذ اللہ اگر (بالفرض) اہل بیت کے کسی فرد سے کفر سرزد ہوجائے تو اس کی نسبت اسے شرافت بخشنے والی ذات کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقطع ہوجائے گی۔

صحیح النسب سید کی علامت:......

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سید صحیح النسب کی ایک بہترین علامت بتاتے ہیں اسی کتاب کے ایک صفحہ پر لکھتے ہیں کہ میں نے بالفرض کی قید اس لیے لگائی ہے کہ مجھے تقریباً یقین ہے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہیں ہوگا جس کے نسب صحیح کا اتصال محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یقینی ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھے بعض حضرات نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جن کی سیادت (سید ہونا) یقینی ہے ان سے زنا، لواطت وغیرہ کا وقوع محال ہے کفر کا تو سوال ہی کیا ہے؟

تبصرہ اویسی غفرلہٗ:......

صحیح اور سچی سیادت (سید ہونا) یہی ہے کہ وہ بدمذہبی کی نکویث کے علاوہ گناہوں کی گندگی سے بھی پاک ہو اور "ویطہر کم تطہیرا" کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ حضرات ظاہراً وباطناً پاک ہوں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ:......

اہل سنت کے مسلم مجدد اعظم ہیں اور منکرین کو ان کی فقاہت کا اعتراف ہے ان کے فتویٰ سے پہلے ان کی سیادات سے نیازمندی وعقیدت کے واقعات مدنظر رکھیں۔

آداب اہل بیت عظام:...... سادات کرام اور اہل بیت نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے ان کی محبت وتعظیم ہی آپکی تعظیم ہے فاضل بریلویؒ کی ذات اس سلسلہ میں بیشتر علمائے کرام سے منفرد نظر آتی ہے مندرجہ ذیل واقعات پڑھنے سے یہ بات ظاہر ہو جائے گی۔

ا۔ ایک کم عمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کے لئے کاشانہ اقدس میں ملازم ہوئے بعد میں معلوم ہوا کہ سیدزادے ہیں لہٰذا گھر والوں کو تاکید کی کہ خبردار! کہ صاحبزادے صاحب سے کوئی کام نہ لیا جائے کہ مخدوم زادہ ہیں کھانا وغیرہ اور جس چیز کی

ضرورت ہو پیش کی جائے اور جس تنخواہ کا وعدہ ہے بطور نذرانہ پیش کیا جائے چنانچہ حسب الارشاد تعمیل ہوتی رہی کچھ عرصے کے بعد وہ صاحبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔

یہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم ہے۔

۲۔ایک دفعہ صاحب نے فاضل بریلویؒ سے پوچھا کہ حضور! کوئی استاد کسی سیدزادہ کو مار سکتا ہے یا نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

قاضی حدود الہیہ قائم کرنے پر مجبور ہے اس کے سامنے اگر سید پر حد ثابت ہوئی تو باوجودیکہ اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگائے لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت کرے کہ شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی ہے اسے صاف کر رہا ہوں تو قاضی جس پر سزا دینا فرض ہے اس کو یہ حکم ......تا بہ معلم چہ رسد،،

اعلیٰ حضرتؒ کا کتنا پاک عقیدہ ہے اس والہانہ محبت وعقیدت کا اظہار ان کے اس شعر سے ہوتا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ ہے نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

پرانے شہر بریلی کے ایک محلہ میں آج صبح ہی سے ہر طرف چہل پہل تھی دلوں کی سرزمین پر عشق رسالت کا کیف وسرور کالی گھٹاؤں کی طرح برس رہا تھا۔بام ودر کی آرائش، گلی کوچوں کا نکھار، رہگزاروں کی صفائی اور دور دور تک رنگین جھنڈیوں کی بہار ہر گزرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی معلوم ہوا کہ دنیائے اسلام کی عظیم ترین شخصیت دین کے مجدد، اہل سنت کے امام، عشق رسالت کے گنج گراں مایہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی یہاں تشریف لانے والے ہیں انہیں کے خیر مقدم میں یہ سارا اہتمام ہو رہا ہے۔

چنانچہ امام اہلسنت کی سواری کے لئے پالکی دروازے کے سامنے لگا دی گئی تھی سینکڑوں مشتاقان دید انتظار میں کھڑے تھے وضو سے فارغ ہو کر کپڑے

زیب تن فرمائے عمامہ باندھا اور عالمانہ وقار کیساتھ باہر تشریف لائے چہرہ انور سے فضل وتقویٰ کی کرن پھوٹ رہی تھی شب بیدار آنکھوں سے فرشتوں کا تقدس برس رہا تھا طلعت جمال کی دلکشی سے مجمع پر ایک رقت انگیز بے خودی کا عالم طاری تھا گویا پروانوں کے ہجوم میں ایک گل رعنا کھلا ہوا تھا بڑی مشکل سے سواری تک پہنچنے کا موقع ملا۔ پابوسی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد کہاروں نے پالکی اٹھائی آگے پیچھے داہنے بائیں نیاز مندوں کی بھیڑ ہمراہ چل رہی تھی پالکی لے کر تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ امام اہلسنت نے آواز دی ''پالکی روک دو!''

حکم کے مطابق پالکی رکھ دی گئی ۔ہمراہ چلنے والا مجمع بھی وہیں رک گیا۔ اضطراب کی حالت میں باہر تشریف لائے کہاروں کو اپنے قریب بلایا اور بھرائی ہوئی آواز میں دریافت کیا آپ لوگوں میں کوئی آل رسول تو نہیں ہے؟ اپنے جدّ اعلیٰ کا واسطہ سچ بتایئے میرے ایمان کا ذوق لطیف ''تن جاناں'' کی خوشبو محسوس کر رہا ہے۔

اس سوال پر اچانک ان میں سے ایک شخص کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔

پیشانی پر غیرت وپشیمانی کی لکیریں ابھر آئیں بے نوائی آشفتہ حالی اور گردش ایام کے ہاتھوں ایک پامال زندگی کے آثار کے انگ انگ سے آشکار تھے کافی دیر خاموش رہنے کے بعد نظر جھکائے ہوئے دبی زبان سے کہا۔

''مزدور سے کام لیا جاتا ہے ذات پات نہیں پوچھا جاتا۔ آہ آپ نے میرے جدّ اعلیٰ کا واسطہ دے کر میری زندگی کا ایک سربستہ راز فاش کر دیا سمجھ لیجیے میں ایک مرجھایا ہوا پھول ہوں، جس کی خوشبو سے آپ کی مشام جاں معطر ہے رگوں کا خون نہیں بدل سکتا۔ اس لئے آل رسول ہونے سے انکار نہیں ہے لیکن اپنی خانماں برباد زندگی کو دیکھ کر یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے چند مہینے سے آپ کے اس شہر میں آیا ہوں کوئی ہنر نہیں جانتا کہ اسے اپنا ذریعہ معاش بناؤں۔ پالکی اٹھانے والوں سے

رابطہ قائم کرلیا ہے ہر روز سویرے ان کے جھنڈ میں آ کر بیٹھ جاتا ہوں اور شام کو اپنے حصے کی مزدوری لے کر اپنے بال بچوں میں لوٹ جاتا ہوں ابھی اس کی بات تمام بھی نہ ہو پائی تھی کہ لوگوں نے پہلی بار تاریخ کا یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھا کہ عالم اسلام کے ایک مقتدر امام کی دستار اس کے قدموں پر رکھی ہوئی تھی اور برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر التجا کر رہا تھا۔

معزز شہزادے! میری گستاخی معاف کرو۔ لاعلمی میں یہ خطا سرزد ہوگئی ہے ہائے غضب ہوگیا جن کے نقش پا کا تاج میرے سر کا سب سے بڑا اعزاز ہے ان کے کاندھے پر میں نے سواری کی۔ قیامت کے دن اگر کہیں سرکار نے پوچھ لیا کہ احمد رضا' کیا میرے فرزندوں کا دوش نازنین اسی لئے تھا کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اٹھائیں تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس وقت بھرے میدان میں میرے ناموس عشق میں کتنی بڑی رسوائی ہوگی۔

آہ! اس ہولناک تصور سے کلیجہ شق ہوا جا رہا ہے دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جس طرح ایک عاشق دلگیر روٹھے ہوئے محبوب کو مناتا ہے بالکل اسی انداز میں وقت کا ایک عظیم المرتبت امام اس کی منت وسماجت کر رہا ہے اور لوگوں پھٹی آنکھوں سے عشق کی ناز برداریوں کا یہ رقت انگیز تماشہ دیکھتے رہے یہاں تک کہ کئی بار زبان سے معاف کر دینے کا اقرار کر لینے کے بعد امام اہلسنت نے پھر اپنی ایک آخری التجائے شوق پیش کی، چونکہ راہ عشق میں خون جگر سے زیادہ وجاہت وناموس کی قربانی عزیز ہے اس لئے لاشعوری کی اس تقصیر کا کفارہ جب ہی ادا ہوگا کہ اب تم پالکی میں بیٹھو اور میں اسے اپنے کندھے پر اٹھاؤں۔

اس التجاء پر جذبات کے تلاطم سے لوگوں کے دل ابل گئے دفور اثر سے فضا میں چیخیں بلند ہوگئیں ہزار انکار کے باوجود آخر سید زادہ کو عشق جنوں خیز کی ضد پوری کرنی پڑی۔

آہ! وہ منظر کتنا رقت انگیز اور دل گزار تھا جب اہلسنت کا جلیل القدر امام کہاروں

ہیں۔ یاد رہے کہ آپ کے دو معاصر اور آپ کے پیر بھائی علماء کرام کے مابین اختلاف ہو گیا چونکہ وہ دونوں زبردست علماء تھے بلکہ پیر طریقت اور ہزاروں مریدین کے صاحب ارشاد تھے ان کا جھگڑا کوئی معمولی بات نہ تھی لیکن بفضلہٖ تعالیٰ دونوں حضرات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کو چودھویں صدی کا مجدد برحق مانتے اور ان کے بعد فقاہت میں استاذی المعظم سیدی سراج الفقہاء رحمۃ اللہ علیہ فقیہ کو جانتے تھے اسی لئے آپ کی تحریر ذیل نے ان کے اختلاف کو ختم کر دیا۔ وہ فتویٰ یہ ہے۔

سوال:...... کیا فرماتے ہیں علماء شریعت اس مسئلہ میں کہ مولوی غلام رسول کہتا ہے کہ سادات شیعہ امامیہ جو علاوہ سب شتم اصحاب کرام کے قذف (نعوذ باللہ) اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرآن شریف کو بیاض عثمانی وغیرہ کے مدعی ہو کر منکر ضروریات دین میں اس لئے ان سے سلام کلام، میل جول، ناطہ رشتہ ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں؟ ان کا حکم حکم مرتدین کا ہے؟ مولوی محمد یار صاحب ساکن گڑھی اختیار خان کہتا ہے چونکہ یہ سادات ہیں اس لئے واجب التعظیم مصداق ویطھرکم تطھیرا والا المودة فی القربیٰ اور ماتند بدین اعملو ما شئتم قد غفرت لکم ایں مستوا بالفتوحات وغیرہ من کتب التصوف میں بموجب شرع شریف فتویٰ مولوی غلام رسول صحیح ہے یا مولوی محمد یار بینوا توجروا۔

الجواب:...... فتویٰ مولوی غلام رسول صاحب صحیح ہے فتوحات جز اول باب ۲۱ میں صرف یہ ہے کہ حق پاک نے اپنے رسول کریم کے ساتھ آپ کی آل کو بھی شامل کر کے یطھرکم تطھیر افرمایا اور قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی لا اسئلکم علیه اجرا لا لمؤدة فی القربیٰ کے ذریعہ ہدایت فرمائی کہ سادات اگرچہ تیرا مال غصب کریں عزت برباد کریں قتل کریں، تو نہ اس کی غیبت کرو، نہ دل میں بغض، بلکہ ان کا فعل مثل فعل تقدیر کے سمجھ کر معافی دے دو، تاکہ عنداللہ درجہ عظمیٰ پاؤ بقولہ فکذا ینبغی ان یقال المسلم جمیع ما یطرا علیه من اهل البیت فی ماله و نفسه وعرضه واهله وذریه فیقابل ذلك کله بالرضی والتعلیم والصبر ولا۔

انہ لیس من اھلك انہ عمل غیر صالح ۔ نہ اسے سیّد کہنا، جائز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا تقولو المنافق سید فانہ ان یکن سیدا فقد استحطتم ربکم عزوجل.

منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو۔

رواہ ابو دائود والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عزوجل

جو کسی منافق کو اے سید کہے اس نے اپنے رب عزوجل کا غضب اپنے اوپر لیا۔

بد مذہب سید نہیں:.....

(اقوال) امر یہی نہیں ہے کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا اعضائے حکمی ہو حاشا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب وطاہر سے تھا ہی نہیں ۔ اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو ائمہ دین اولیائے کاملین علمائے عالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالیٰ خباثت کفر سے محفوظ و معصون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا

قال اللہ تعالیٰ:۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

ترجمہ:...... اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کر کے۔

حدیث نمبر۱: تمام فوائد اور بزار و ابو یعلی مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان فاطمة احصنت فحرمها الله وذريتها على النار

ترجمہ:...... بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کر دیا۔

حدیث نمبر۲: ابو القاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:......

سالت ربى ان لا يدخل احدا من اهل بيتى النار فا عطا نيها۔

ترجمہ:...... میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

فائدہ:...... یہاں چند احادیث لکھنے کے بعد تحریر فرمایا کہ نار دو قسم ہے نار تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو اور نار خلود کافر کے لئے ہے اہل بیت کرام میں حضرت امیر المومنین مرتضیٰ و حضرت بتول زہرا و حضرت سیّد مجتبیٰ و حضرت شہید کربلا صلے اللہ تعالیٰ علیٰ سیّد ہم و علیہم و بارک وسلم تو القطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہٖ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی لفظ سے متبادر اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود ہے۔

اقوال علماء:...... شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی میں زیر حدیث مذکور انما سمیت فاطمہ ہے۔

فاما هى وابناها فالمنع مطلق واما من عداهم فالمصنوع عنهم نار الخلود وان الله تعالىٰ يشاء المغفرة لمن واقع الذنوب منهم اكراما لفاطمة وابيها صلى الله عليه وآله وسلم اماما رواه ابو

نعيم والخطيب ان عليا الرضا بن موسى الكاظم ابن جعفر الصادق سئل عن حديث ان فاطمة احصنت فقال خاص بالحسن والحسين وما نقله الاخباريون عنه من توبيخه لا خيه زيد حين خرج على المامون وقوله اغرك قوله صلى الله عليه وآلہٖ وسلم ان فاطمة احصنت الحديث ان هذالمن خرج من بطنها لا لى ولا لك فهذا من باب التواضع وعدم الاغترار بالمناقب وان كثرت كما كان الصحابة المقطوع لهم بالجنة على غاية من الخوف والمراقبة والا فلفظ الذرية لا يختص لمن خرج من بطنها فى لسان العرب ومن ذريته داؤد وسليمان الآية وبينهم وبينه قرون كثيرة فلا يريد ذالك مثل على الرضا مع فصاحته ومعرفته لغة العرب على ان التقليد بالطائع يبطل خصوصية ذريتها ومجيها الاان يقال لله تعذيب الطائع فالخصوصية ان لا يعذبه اكرام لهاوالله اعلم اه مختصراوراتنى كتبت على هامش قوله الا ان يقال ما نصه اقول.وه يجدى فان الوقوع ممنوع با جماع اهل السنة واما الامكان فثابت عند من يقول به الى خلاف ائمتنا الما تريدية رضى الله تعالى عنهم يحيلونه وقد تكلمت فى المسئلة على هامش فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت الجر العلوم بما يكفى ويشفى فانى اجدنى فيها اركن واميل الىٰ قول ساداتنا الا شعرية رحمهم الله تعالىٰ ورحمنا بهم جميعا والله اعلم بالصواب فى كل باب.

ترجمہ:...... اور بہرحال وہ فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے تو منع مطلق ہے اور دوسروں کے لئے خلود ممنوع ہے اور اللہ مغفرت کرنا چاہتا ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ان میں سے گناہ کیا، فاطمہ اور ان کے باپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکریم کے لئے اور

جو ابو نعیم اور خطیب نے روایت کیا کہ علی رضا بن موسیٰ کاظم ابن جعفر صادق سے دریافت کیا گیا کہ فاطمہ نے اپنی عزت کو محفوظ رکھا تو اس کے بارے میں انھوں نے فرمایا یہ حسن اور حسین کے ساتھ خاص ہے اور اخباری علماء نے جو یہ نقل کیا کہ جب ان کے بھائی زید نے مامون پر خروج کیا تو انہوں نے ان کو توبیخ کی کہ کیا تمہیں حضور کے اس قول نے مغالطہ میں ڈال دیا ہے کہ فاطمہ احصنت، یہ تو صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو ان کے پیٹ سے نکلے میرے تمہارے لئے نہیں، تو یہ محض تواضع کے طور پر تھا اور مناقب پر اترانے سے بچنا تھا جس طرح کہ وہ صحابہ جن کا جنت میں جانا قطعی تھا انتہائی خوف کے عالم میں رہتے تھے ورنہ زبان عرب میں لفظ ذریت صرف پیٹ سے پیدا ہونے والی اولاد پر ہی نہیں بولا جاتا ہے قرآن میں ہے، اور ان کے ذریت سے داؤد اور سلیمان ہیں حالانکہ ان کے درمیان صدیوں کا فاصلہ تھا تو علی رضا جیسے فصیح اور عارف باللغہ یہ ارادہ نہیں کر سکتے تھے پھر اطاعت گزار کی قید سے مقید کرنا ذریت اور محبت کرنے والوں کی خصوصیت کو باطل کرتا ہے ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ فرمانبردار کو عذاب دے سکتا ہے تو ان کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کو فاطمہ کی تکریم کی خاطر عذاب نہ دے گا واللہ اعلم میں نے الا ان یقال کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ اس کا کچھ فائدہ نہیں کیونکہ وقوع باجماع اہلسنت ممنوع اور امکان ان لوگوں کے نزدیک ثابت ہے جو امکان کے قائل ہیں ہمارے ائمہ ماتریدیہ اس کے خلاف ہیں کہ وہ اسے محال سمجھتے ہیں میں نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت کے حاشیہ پر یہ مسئلہ کھول کر بیان کر دیا ہے وہاں میں نے اشعریہ کی طرف میلان کا اظہار کیا واللہ اعلم بالصواب۔

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے۔

اذا تقرر ذالك فمن علمت نسبة الى آل البيت النبوى والسر العلوى لا يخرج عن ذالك عظيم جناية ولا عدم ديا ثم قال بعض المحققين ما مثال الشريف الزانى او لشارب او السارق مثلا اذا اقمنا

علیه الحدالا کامیر او سلطان تلطخت رجلاه بقذر فغسله عنهما بعض خدمه ولقد یزنی هذا المثال وحقق ولیت مل قول الناس فی امثالهم الولد العاق لا یحرم المیراث نعم الکفران فرض وقوعه لاحد من اهل البیت والعیاذ با لله تعالیٰ هوالذی یقطع النسبة بین من وقع منه وبین شرفه صلی الله علیه وآلهٖ وسلم انما قلنا ان فرض لا ننی اکادان اجزم ان حقیقةالکفره تقع ممن علم اتصال نسبه الصحیح تلك البضعة الکریم حاشاهم الله عن ذالك وقد احل بعضهم وقوع نحو الزنا واللوط ممن علم شرفه فماظنك با لکفر۔

ترجمہ:...... جب یہ بات ثابت ہوگئی تو جس کی نسبت اہل بیت نبوی کی طرف ثابت ہوجائے تو پھراس کا بڑے سے بڑا گناہ اس کواس خاندان سے خارج نہیں کرے گااس لئے بعض محققین نے فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شریف زانی یاچور ہومثلاً جب ہم اس پر حد قائم کر چکیں، مگر جیسے امیر بادشاہ کہ اس کی دونوں ٹانگیں گندگی میں لتھڑ جائیں اوراس کا کوئی خادم دھودے اور یہ مثال صحیح دی ہے اوران جیسے لوگوں کے قول میں غور کیا جانا چاہئے کہ نافرمان بیٹا میراث سے محروم نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کفر کا وقوع کسی اہل بیت سے فرض کیا جائے والعیاذ باللہ تو یہ حضور سے نسبت کو قطع کردے گا اور میں نے فرض کیا جائے کا لفظ اس لئے کہا ہے کہ حقیقت کفر اس سے صادر ہوہی نہیں سکتی جس کا صحیح نسب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے متصل ہو بعض نے زنا اور لواطت جیسے افعال کے وقوع کو شرفاء سے محال جانا ہے۔

تو پھر کفر کا کیا ٹھکانہ؟

امام الطریقہ لسان الحقیقہ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں۔

لما کان رسول اللهصلی الله علیه وآلهٖ وسلم عبدامحضا قد طهّره الله واهل بیته تطهیرا واذهب عنهم الرجس وهو کل ما

یشینهم فهم المطهرون بل هم عین الطهارة فهذه الآیة تدل علی ان الله تعالیٰ قد شرك اهل البیت مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم باالمغفرة لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخروای وسخ وقذر من الذنوب فطهر الله سبحانه نبیه صلی الله علیه وآله وسلم بالمغفرة رضی الله عنهم ومن هو من اهل البیت مثل سلمان الفارسی رضی الله عنه الیٰ یوم القیامة فی حکم هذاه الآیة من الغفران الیٰ آخرما افادوا جادوثمه کلام طویل نفیس جلیل فعلیك به رزقنا الله العمل بما یحبه ویرضاه (آمین)

ترجمہ:...... چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے تھے اللہ نے آپ کو اور آپ کے اہل بیت کو پاک کر دیا تھا اور اُن سے ہر قسم کی ناپاکی دو دور رکھا تھا تو وہ ہی مطہر ہیں بلکہ عین طہارت ہیں تو آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یغفرلك الله ماتقدم من ذنبك وما تاخر میں آپ کے ساتھ آپ کے اہل بیت کو بھی شامل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغفرت کے ذریعہ ہر اس چیز سے پاک کر دیا جو بنسبت ہماری گناہ ہے ہے تو اس حکم میں اولاد فاطمہ اور تمام اہل بیت شامل ہو گئے جیسے سلمان فارسی اور یہ حکم قیامت تک ہے اس پر انہوں نے بڑا نفیس اور بہترین کلام کیا۔ وہاں اس کا مطالعہ کیا جائے اللہ ہمیں اپنی پسند کے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جو کلمہ گو منکر ضروریات دین سیّد کہلاتا ہے ضرور قصداً سیّد بن بیٹھا ہے یا کسی اور وجہ سے انتساب میں خطا ہے۔

اگر کہے بعض کٹر نیچری بیشمار اشد غالی رافضی بہت سے ملحد جھوٹے صوفی کچھ ہفت خاتم شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرین ضروریات دین ہیں سید کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

اپنے منہ میاں مٹھو:.......

سید کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت والناس امناء علیٰ انسابهم (لوگ اپنی نسبوں کے آمین ہیں) مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو۔تو شہرت پر قناعت نامقبول و علیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت اور کیا دلیل درکار کافر نجس قال تعالی انما المشرکون نجس اور سادات کرام طیب وطاہر قال تعالی ویطهرکم تطهیرا اور نجس وطاہر باہم متبائن ہیں کہ ایک شے پر معاان کا صدق محال سب علمائے کرام تصریح فرما چکے ہیں کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا اور یہ شخص صراحۃ کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ دعوے سید بن بیٹھے (ع)

غلہ تا ارزاں شود امال سیدی شوم

غلہ ستا جب میں ابھی سے سید بنتا ہوں۔

دلیل جلیل ساطع کہ عقیدہ کفریہ رکھنے والا ہرگز صحیح النسب نہیں:.......

رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے آج ایک رذیل سا رذیل دوسرے شہر میں جا کر رفض اختیار کرے کل ہی میر صاحب کا تمغا پائے تو فلاں کافر سے کیا دور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادّعائے سیادت کیا اور جب سے یوں ہی مشہور چلا آتا ہے اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اسی پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے۔

انما المشرکون نجس۔......ترجمہ: بیشک مشرک پلید ہیں۔

ومن این تحقق ذلک لقیام احتمال زوال بعض النساء وکذب بعض الا صول فی الانتساب۔

کیونکہ بعض عورتوں کا زوال ممکن ہے اور انتساب میں بعض اصول کا بھی ممکن ہے یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشا اللہ ہزار ہا ہزار حاشا اللہ نہ بطن حضرت بتول زہرا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش نہ جسم اطہر سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بعد پر عیاذ اًباللہ دخول نار کے لائق الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہر گز سید صحیح النسب نہیں۔

دلیل اول:......

تین قیاس پر مشتمل:

قیاس نمبر ا۔ یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔

نتیجہ:...... یہ شخص نجس ہے۔

قیاس نمبر ۲: ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں۔

نتیجہ:......کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

قیاس ۳: اب یہ دونوں نتیجے لم کیجیے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

نتیجہ:...... یہ شخص سید صحیح النسب نہیں قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

دلیل دوم:...... قیاس مرکب یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار ہے۔

نتیجہ:...... یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحق نار نہیں۔

نتیجہ:...... یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سیّد صحیح النسب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔

نتیجہ:...... یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔ پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان اور تیسرا عقلاً وفقہاً واضح البیان یہ تلخیص ہے امام اہلسنت مجدد دین وملت

سیدی شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے مضمون جزاء اللہ عدوہ بابا ہٗ ختم النبوۃ کی۔

سیّدنا مخدوم جہانیان جہاں گشت رضی اللہ عنہ

جدّ السادات فی الہند والسند سیدنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری اوچی قدس سرہ کا فرمان

یک شبے درخواب دیدم مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

عرض کردم اے حبیب کبریا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

سیدان شیعہ اولاد تو اند

گفت لا واللہ وا للہ لا

ترجمہ:...... ایک رات میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھ کر عرض کی کہ اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایئے یہ شیعہ جو سید کہلاتے ہیں آپ کی اولاد میں سے ہیں؟ آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہرگز ہرگز یہ میری اولاد میں سے نہیں۔

مولانا نبی بخش حلوائی مرحوم لکھتے ہیں کہ شیعہ عقیدہ رکھنے والا بوجہ کفر اسلام سے خارج ہو گئے وہ سادات سے بھی بائیکاٹ ہو گئے کیونکہ جب کوئی عضو گندہ ہو جائے تو اس کو ڈاکٹر کاٹ دیا کرتے ہیں اور کفر سے نسبت اسلامی قائم نہیں رہتی۔ (الخ)

فتویٰ حضرت سراج الفقہاء (رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علامہ مولانا سراج احمد مکھن بیلوی ثم خانپوری ؒ کی فقاہت کا اعتراف نہ صرف اہلسنت کو ہے بلکہ مخالفین بھی آپ کی تحقیق کے سامنے سر جھکائے بغیر نہیں رہ سکتے برصغیر میں مجدد دین وملت امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی فقاہت کے بعد اگر کوئی فقیہ عالم دین تھا تو وہ آپ کی ذات بابرکات تھی آپ کے

قلمی مسودہ از پراراں شریف رحیم یار خان۔

مملوکہ مولانا محمد حنیف صاحب مدرس آستانہ عالیہ پراراں شریف۔

قلمی فتاویٰ میں سے فقیر اویسی غفرلہ نے یہ فتویٰ نقل کیا ہے صرف عربی عبارات لکھے ہیں اور ان کے تراجم نہیں لکھے، اس لئے کہ اکثر تراجم گزشتہ اوراق میں آچکے

ہیں۔یاد رہے کہ آپ کے دو معاصر اور آپ کے پیر بھائی علماء کرام کے مابین اختلاف ہو گیا چونکہ وہ دونوں زبردست علماء تھے بلکہ پیر طریقت اور ہزاروں مریدین کے صاحب ارشاد تھے ان کا جھگڑا کوئی معمولی بات نہ تھی لیکن بفضلہٖ تعالیٰ دونوں حضرات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کو چودھویں صدی کا مجدد برحق مانتے اور ان کے بعد فقاہت میں استاذی المعظم سیدی سراج الفقہاء رحمۃ اللہ علیہ فقیہ کو جانتے تھے اسی لئے آپ کی تحریر ذیل نے ان کے اختلاف کو ختم کر دیا۔وہ فتویٰ یہ ہے۔

سوال:......کیا فرماتے ہیں علماء شریعت اس مسئلہ میں کہ مولوی غلام رسول کہتا ہے کہ سادات شیعہ امامیہ جو علاوہ سب شتم اصحاب کرام کے قذف (نعوذ باللہ) اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرآن شریف کو بیاض عثمانی وغیرہ کے مدعی ہو کر منکر ضروریات دین میں اس لئے ان سے سلام کلام، میل جول، ناطہ رشتہ ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں؟ ان کا حکم حکم مرتدین کا ہے؟ مولوی محمد یار صاحب ساکن گڑھی اختیار خان کہتا ہے چونکہ یہ سادات ہیں اس لئے واجب التعظیم مصداق ویطهركم تطهيرا والا المودة فی القربیٰ اور ماتند بدین اعملو ما شئتم قدغفرت لكم ایں مستوا بالفتوحات وغیرہ من کتب التصوف میں بموجب شرع شریف فتویٰ مولوی غلام رسول صحیح ہے یا مولوی محمد یار بینوا توجروا۔

الجواب:......فتویٰ مولوی غلام رسول صاحب صحیح ہے فتوحات جز اول باب ۲۱ میں صرف یہ ہے کہ حق پاک نے اپنے رسول کریم کے ساتھ آپ کی آل کو بھی شامل کر کے يطهركم تطهير افرمایا اور قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی لا اسئلكم عليه اجرا الا لمؤدة فی القربیٰ کے ذریعہ ہدایت فرمائی کہ سادات اگرچہ تیرا مال غصب کریں عزت برباد کریں قتل کریں، تو نہ اس کی غیبت کرو، نہ دل میں بغض، بلکہ ان کا فعل مثل فعل تقدیر کے سمجھ کر معاف دے دو، تاکہ عنداللہ درجہ عظمیٰ پاؤ بقولہ فكذا ينبغی ان يقال المسلم جميع ما يطرا عليه من اهل البيت فی ماله و نفسه وعرضه واهله وذريه فيقابل ذلك كله بالرضی والتعليم والصبر ولا۔

خلاصہ:...... مرزائی، وہابی، رافضی، نیچری منکر ضروریات دین سید کا فرواجب التحقیر ہے۔

(ف) چونکہ فتوی سراج الفقہاء طویل ہے تلخیص کے طور لکھ دیا۔

خاتمہ:...... آل الحسنین رضی اللہ عنہم میں خون رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اسے اہل بیت من حیث الذریۃ کا شرف حاصل ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ہر ایک اولاد کا سلسلہ نسل بیٹوں سے چلتا ہے میرا سلسلہ نسل آل فاطمہ (رضی اللہ عنہم) سے چلے گا، اور قاعدہ ہے کہ جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان دونوں نسبتوں سے تعلق ہو، اس پر آتش دوزخ حرام ہے، بلکہ دینوی آگ کے اثرات سے بھی محفوظ۔ مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس کے دستر خوان سے ہاتھ مبارک پونچھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمیشہ صفائی کے لئے پانی سے نہیں بلکہ دستر خوان کو آگ میں ڈال کر اسے صاف فرماتے تھے (خصائص) ایسے ہی جس آٹا پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک لگ گیا تھا وہ آٹا تنور کی آگ سے محفوظ رہا۔ ایسے ہی جن بیبیوں کا آپ نے بچپن میں دودھ نوش فرمایا وہ دولت اسلام سے نوازی گئیں۔ اس طرح سے آتش جہنم سے محفوظ رہیں اسی قاعدہ پر اہلسنت کے نزدیک آپ کے والدین ماجدین ودیگر امہات وجدات واجداد تا آدم وحواء علی نبینا وعلیہم السلام کو ایمان کی دولت سرفراز مانا جاتا ہے تفصیل کے لئے دیکھئے (امام سیوطیؒ) کے رسائل ستہ اور امام احمد رضا مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کا رسالہ شمول الاسلام ان کے فیض سے فقیر کی کتاب ابوین "مصطفی" جب صحیح النسب سید کا یہ حال ہے تو پھر اس کی بدمذہبی تو اسے دوزخ میں لے جائے گی جیسا کہ فقیر نے سطور مذکورہ میں مفصل ومدلل لکھا ہے پھر جب بدمذہبی کسی غریب کو مستحق ہے اب اس کی تعظیم وتکریم کیسی جبکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد غضب ربہ۔ (رواۃ ابوداود ونسائی) اے سید تو نے اپنے رب کا غضب اپنے اوپر لیا۔ (بسند صحیح)۔

لطیفہ اویسیہ:...... ہمارے دور میں اکثریت کی عادت بن گئی ہے اور بنتی جارہی ہے کہ رب تعالیٰ ناراض بیشک ہو لیکن بدمذہب ناراض نہ ہو۔ یاری کے نشے میں بدمذہب سے ہر طرح کی دوستی اور تعظیم وتکریم واعزاز واکرام کا خوب سے خوب تر جاری ہے۔ دوسری طرف یہ غضب کہ اپنے مسلک کے بڑوں کے بڑے کے ساتھ بغض وعداوت اور دشمنی بلکہ ہر وقت لڑائی اور جھگڑا۔ اللہ اہل اسلام کو سمجھ دے (آمین)۔

آخری گذارش:......

سادات کرام کی تعظیم وتکریم ضروری اور لازمی ہے خواہ وہ عملاً جیسا ہو لیکن بدمذہب سید نہیں ہوتا اس کی تحقیر وتذلیل ضروری ہے۔ فقیر کی التجا ہے کہ سادات کرام پر لازم بھی ہے کہ وہ اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی کریں عقائد اہلسنت سے منہ نہ ہٹائیں اور بدعملی سے پرہیز کریں تاکہ بدعملی کی وجہ سے انگشت نمائی نہ ہو جس سے اس کا انجام برباد ہوا تو سید کونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس طرح اپنی اولاد سے پیار فرماتے ہیں اس سے بڑھ کرامت سے شفقت اور رحمت فرماتے ہیں قرآن مجید کی نص شاہد ہے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم۔ ہذا آخر مارقمہ قلم الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۲۶ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۸۸ بروز اتوار بہاولپور۔ پاکستان۔